

بریلوی علماء کی جانب سے پیر کرم شاہ الازہری کی تکفیر

بریلویوں کے اعلیٰ حضرت احمد رضا خان قادری نے "تمہید الایمان" و "حسام الحرمین" اور دیگر کتب و فتاویٰ جات میں جن تکفیری اصول کا بیان و اطلاق پیش کر رکھا ہے وہ ایسی دودھاری تلوار ہے کہ جس نے مخالفین کو زخمی کرنے کے ساتھ ساتھ بریلویوں کے اپنے گلے کاٹنے کا کام بخوبی انجام دیا ہے۔ رہی سہی کسر ان آلِ بریلی نے نکال دی ہے جنہوں نے "حسام الحرمین" کو کفر و ایمان کا پیمانہ مقرر کر رکھا ہے۔ 'جو فلاں کو کافر نہ مانے وہ بھی کافر' کا بے دریغ معین استعمال اس خوبی سے کیا کہ شاید ہی کوئی بریلوی عالم خود ایک دوسرے کے فتویٰ تکفیر سے بچا ہوا اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی بریلوی علماء کی جانب سے اپنے ہی انتہائی معتبر مفسر و عالم پیر کرم شاہ الازہری بھیروی کی تکفیر ہے۔ ثبوت پیش خدمت ہیں۔

www.RazaKhaniMazhab.com

www.HaqqForum.com

www.youtube.com/RazaKhaniMazhab

www.youtube.com/RazaKhaniGustakh

جسٹس محمد کرم شاہ صاحب کے
اہلسنت وجماعت سے اعتزالی نظریات کا تحقیقی و

تتقیدی
جائزہ
مع
اہم فتاویٰ

ناشر: انجمن فکر و رضا پاکستان

مختصر استفتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ پیر کرم شاہ صاحب بھیروی کے متعلق حکم شرعی بیان فرمایا جائے اس کے عقائد و نظریات یہ ہیں۔

1. اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ عنہ سمیت عرب و عجم کے سینکڑوں علماء نے دیوبندیوں کی کفریہ عبارات کی بنا پر ان پر کفر کا فتویٰ دیا اور یہ کہ جو شخص ان کے کفریات پر مطلع ہو کر بھی ان کے کفر میں شک کرے یا ان کو کافر نہ مانے وہ بھی کافر ہوگا (حسام الحرمین) مگر یہ شخص دیوبندیوں کی ضروریات دین میں اہلسنت و جماعت کے ساتھ کلی موافقت ہلاتا ہے اور ان کے ساتھ اختلافات کو فروغی اور ان کی تکفیر کو عمر کا ضیاع قرار دیتا ہے اس کی اصل عبارت یہ ہے:

”اس باہمی اور داخلی انتشار کا سب سے المناک پہلو اہل سنت والجماعت کا آپس میں اختلاف ہے جس نے انھیں دو گروہوں میں بانٹ دیا ہے۔ دین کے اصولی مسائل میں دونوں متفق ہیں اللہ تعالیٰ کی توحید ذاتی و صفاتی حضور نبی کریم ﷺ کی رسالت اور ختم نبوت قرآن کریم قیامت اور دیگر ضروریات دین میں کلی موافقت ہے لیکن بسا اوقات طرز تحریر میں بے احتیاطی اور انداز تقریر میں بے اعتدالی کے باعث غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں اور باہمی سونگن ان غلط فہمیوں کو ایک بھیا تک شکل دے دیتا ہے اگر تقریر و تحریر میں احتیاط و اعتدال کا مسلک اختیار کیا جائے اور اس بدظنی کا قلع قمع کر دیا جائے تو اکثر و بیشتر مسائل میں اختلاف ختم ہو جائے اور اگر چند امور میں اختلاف باقی رہ بھی جائے تو اس کی نوعیت ایسی نہیں ہوگی کہ دونوں فریق عصر حاضر کے سارے تقاضوں سے چشم پوشی کیے آستینیں چڑھائے لٹھ لئے

ایک دوسری کی تکفیر میں عمریں برباد کرتے رہیں۔ (تفسیر ضیاء القرآن، ج اول، ص 22)

یہی شخص اللہ تعالیٰ کو ستم ظریف قرار دیتا ہے اس کی اصل عبارت یہ ہے کہ

2.

”قدرت کی کرشمہ سازی ملاحظہ ہوا ایک طرف مظاہر فطرت کو اتنا حسین بنا دیا کہ دل بے ساختہ ان کی طرف کھنچے چلے جاتے ہیں اور دوسری طرف ان میں اتنا غموض رکھ دیا کہ لاکھ سرچنے ان کی دل کشی اور حسن کا راز معلوم نہیں ہوتا اور اس پر ستم ظریفی یہ فرمائی کہ کھوج لگانے کی تڑپ اور سراغ رسانی کے بے تابیاں مضر کر دیں۔ (تفسیر ضیاء القرآن، جلد: اول، صفحہ: 130)

3. اعلیٰ حضرت قاضل بریلوی رضی اللہ عنہ سمیت عرب و عجم کے سینکڑوں علماء نے دیوبندیوں کے مولوی قاسم نانوتوی کی کتاب تحذیر الناس کی گستاخانہ عبارات کی بنا پر اس کی تکفیر کی اور اسے منکر ختم نبوت قرار دیا اور یہ کہ جو اس کے کفر میں شک کرے اسے بھی کافر قرار دیا مگر شخص مذکور لکھتا ہے کہ ”حضرت قاسم العلوم کی تصنیف لطیف مسکى بہ تحذیر الناس کو متعدد بار غور و تأمل سے پڑھا ہر بار نیا لطف و سرور حاصل ہوا۔ علماء کے شدید تنبیہ ضیاء القرآن سے چھپنے والی کتاب ”جمال کرم“ میں لکھا ہے ”حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فیصلہ فرمایا کہ ایسی عبارات (تحذیر الناس کی) انسانوں کو ایمان سے محروم کر دیتی ہیں جبکہ حضور ضیاء الامت (میر کرم شاہ صاحب) نے نانوتوی موصوف کی عبارات کو تفسیر فرضیہ پر محمول کرتے ہوئے اسے کفریہ کہنے میں احتیاط برتی ہے۔

(جمال کرم، ص: 696، جلد: اول)

4. میر کرم شاہ صاحب فرماتے ہیں:

- i. فرمایا: کسی گستاخ رسول کو کافر کہنے کا دور گزر گیا ہے (جمال کرم صفحہ 694 جلد سوم)
- ii. فرمایا: کسی گستاخ رسول کو کافر کہنے کا دور گزر گیا۔

(ضیائے حرم کا ضیاء الامت نمبر 361 مئی 1999ء)

iii۔ میر کرم شاہ صاحب فرماتے ہیں ”کسی کو گستاخ رسول کہنے کا وقت گزر گیا

ہے“ (ملفوظات ضیاء الامت، صفحہ: 36، مطبوعہ مکتبہ جمال کرم)

پوری امت مسلمہ کا اس پر اجماع ہے کہ بیک وقت طلاق ثلاثہ دینے سے تینوں
5. طلاقیں واقع ہوتی ہیں مگر مذکورہ شخص ایک مجلس کی دی گئی تین طلاقوں کو وہابیہ کی
حمایت میں واحد طلاق قرار دیتا ہے۔ آئمہ اربعہ کا اس پر اتفاق تسلیم کرنے کے
باوجود فیصلہ یہ دیتا ہے کہ ایک مجلس کی تین طلاقوں کے واحد ہونے والے قول پر عمل
کرنا ارجح ہے (دعوت فکر و نظر، جمال کرم، ص: 648، جلد: اول)

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ ”اعلیٰ حضرت بریلوی رضی اللہ عنہ کا فتویٰ تکفیر
دیوبندیوں کے بارے حق ہے تو یہ شخص ان عبارات کے پیش نظر ”من شک فی کفرہ و
عذابہ فقد کفر“ کے زمرہ میں آتا ہے یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ کو قسم ظریف قرار دینے اور گستاخ
رسول کو کافر کہنے کا دور گزر گیا ان عبارات کے پیش نظر مذکور شخص پر حکم شرعی کیا ہے؟ مسئلہ طلاق
ثلاثہ میں اجماع امت سے انحراف کرنے پر مذکور شخص گمراہ ہے یا نہیں؟ اظہار حق فرما کر عند اللہ
ماجور و مشکور فرمائیں۔

السائل

فقیر محمد رضا قادری

لاہور پاکستان۔

(۱۰) فیصلہ شرعیہ مرکزی دارالافتاء، ۸۲ سوداگران بریلی شریف

الجواب

حضور سید عالم ﷺ کا خاتم النبیین ہونا ضروریات دین میں سے ہے۔ اور حضور رحمت عالم ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا انکار یا شک کرنا کفر ہے کہ ضروریات دین کا انکار ہے قال اللہ تعالیٰ ولكن رسول الله وخاتم النبیین تتمه الفتاویٰ اور الاشباہ والنظائر میں ہے ان لم يعرف ان محمداً ﷺ واخر الانبياء فليس بمسلم لانه من الضروریات اور تفسیر روح البیان میں ولكن رسول الله وخاتم النبیین کے تحت ہے من قال بعد نبينا نبی يكفر لانه انكر الرضى وكذلك لو شك فيه لان المحجة تبين الحق من الباطل۔ و تنبأ رجل في زمن ابي حنيفة وقال امهلوني حتى احضى با لعلامات فقال ابو حنيفة من طلب منه علامة فقد كفر لقوله عليه السلام (لا نبی بعدی) اہل سنت و جماعت کا اجماع قطعی قائم کہ باری تعالیٰ سے ظلم ممکن نہیں شرح فقہ اکبر میں ہے لا یوصف الله تعالى بالقدرۃ علی الظلم لان المحال لا یدخل تحت القدرۃ و عند المعتزلة انه یقدر و لا یفعل او ایک مجلس میں تین طلاقیں ہو جانے پر جمہور صحابہ و تابعین و آئمہ اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اجماع ہے ہرگز امام شافعی یا کوئی امام اس کے خلاف کے قائل نہیں۔ امام اجل ابو ذر کریم نووی شافعی شرح صحیح مسلم شریف میں فرماتے ہیں قال الشافعی و مالک و ابو حنيفة و احمد و جماهير العلماء من السلف و الخلف یقع الثلث لهذه الصورت مسئلہ میں شخص مذکور خارج از اسلام ہے اور اس کی کتابوں کا پڑھنا بھی ناجائز ہے اور ان کی اشاعت و خرید و فروخت بھی ناجائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۱) مہر و دستخط: کتبہ (مفتی) محمد مظفر حسین قادری رضوی

مرکزی دارالافتاء ۸۲ سوداگران بریلی شریف ۲۹ صفر المظفر ۱۴۲۷ھ

(۲) دستخط دہر: صحیح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم
(حضرت تاج الشریعہ، قاضی اسلام) المقیر محمد اختر رضا قادری غفرلہ

(۳) دستخط دہر: صحیح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم

(مفتی) قاضی عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

(۴) الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم

(مفتی) محمد یونس رضا الاویسی الرضوی غفرلہ

(۵) ۷۸۶ الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم

(مولانا محمد ناظم علی قادری بارہ بٹکوی

(۶) ۷۸۶ صحیح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم

(مولانا) محمد کوثر علی رضوی

ضیائے حرم کے ضیاء الامت فر ص ۳۶۱ کا عکس

فرمایا: کسی کو گستاخ رسول کہنے کا دور گزر گیا۔ کسی کام کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیں ہمیں تو گری سردی
کا پتہ ہی نہیں۔ جب تک آپ فدویت کے اس مقام تک نہیں پہنچیں گے۔ یہ خطرات کے بدل نہیں مل سکتے۔

مردری و دین مہ خدمت گری است

عدل قاروقی و فقر حیدری است

فتویٰ مرکزی دارالافتاء جامعہ منظر اسلام بریلی شریف۔ یو۔ پی۔ بھارت

۸۶/۹۲ الجواب اللہم ہدایت الحق والصواب

مجدد دین و ملت سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کا فتویٰ تکفیر جو دیوبندیوں کے متعلق ہے یا دوسرے مرتدین کے لیے ہے وہ بالکل حق اور صحیح ہے اور شخص مذکور اپنی کفری بکواس نیز سب کچھ جان بوجھ کر من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر کے تحت قطعاً یقیناً خارج از اسلام مرتد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۲۔ الجواب اس شخص نے جو اللہ رب العزت سیوح و قدوس عزوجل کو معاذ اللہ ستم ظریف کہا یقیناً اس نے اللہ جل شانہ کی توہین کی اور اللہ عز جلالہ کی ادنیٰ توہین کفر ہے تو شخص مذکور بلا شک کافر و مرتد ہے۔ پھر یہ کہ اس ملعون نے اللہ کے محبوب عز جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے کو کافر و مرتد نہ جانا اور صاف صاف کہہ دیا کہ (گستاخ رسول کو کافر کہنے کا دور گزر گیا) یعنی اب کوئی ملعون شیطان کا چیلہ جتنی چاہے منہ بھر کر گستاخی رسول کرے اسے کافر نہ کہا جائے۔ معاذ اللہ رب العالمین۔ اس ملعون جہنمی کے نزدیک وہ مسلمان ہی رہے گا بہر حال شخص مذکور فی السوال اپنی کفریات کے سبب خارج از اسلام ہے اس کی عورت اس کے نکاح سے باہر ہے اور جو شخص اس ملعون کے کفریات کو جانتے ہوئے اسے مسلمان جانے گا بلکہ اس ملعون کے کفر و عذاب میں ادنیٰ شک کرے گا وہ بھی مسلمان نہیں رہے گا۔ اس خبیث جہنمی ملعون کی کفری بکواس کے ہوتے ہوئے اس کی طلاق ثلاثہ کے متعلق گفتگو کا کیا لحاظ۔ احناف کے نزدیک بیک وقت طلاق ثلاثہ سے طلاق مغلطہ ہی کا حکم ہے اور اسی پر ہمارے دیگر ائمہ کرام علیہم الرضوان متفق ہیں۔ جو اس کے خلاف ہے یقیناً گمراہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر قادری محمد فاروق غفرلہ

خادم الافتاء منظر اسلام بریلی شریف ۳ ربیع النور شریف ۱۴۲۶ھ

تصدیقات فتویٰ منظر اسلام بریلی شریف

1- الحواب الصحیح و علیہ الفتویٰ

فقیر قادری محمد غفران علی صدیقی

خادم مسند افتاء و ارشاد دارالعلوم نیو پارک

انک بروئٹی نیو پارک۔ امریکہ

2- محمد یعقوب شاہ

جامع مسجد توکلی منڈی بہاؤالدین

3- الحواب صحیح۔۔۔ دستخط و مہر

محمد حنیف قریشی مدرسہ جامعہ رضویہ

ضیاء العلوم۔ راولپنڈی

4- ذالک کذا لک انی مصدق لذلك

حررہ عبدالمصطفیٰ سید حبیب الرحمن شاہ

ریٹائرڈ رجسٹرار لاء شریعت۔ آزاد کشمیر

منظر آباد

5- الحواب الصحیح والمحب

مصیب محمد عبدالرشید رضوی

مہتمم جامعہ قطبیہ رضویہ جھنگ

6- الحواب الصحیح والمحب مصیب

ابوالعطا محمد الیاس جامعہ غوثیہ رضویہ جڑانوالہ

7- الحواب الصحیح والمحب مصیب

فقیر محمد شریف غفرلہ

جامعہ سراجیہ رضویہ جھنگ روڈ بھکر

8- اصاب من اجاب۔۔۔۔۔

محمد عبدالشکور ہزاروی۔۔۔ وزیر آباد

9- الحواب الصحیح والمحب مصیب

احقر محمد عبداللطیف غفرلہ خادم علوم دینیہ

بدارالعلوم جامعہ نعیمیہ لاہور۔ ۳۰ ربیع الاول

۱۳۲۶ھ

فتاویٰ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

الجواب

نمبر ۱

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کا فتویٰ برحق ہے یہ صرف آپ کا ہی نہیں بلکہ عرب و عجم کے تمام علماء کرام کا فتویٰ ہے اور شخص مذکور اس زمرے میں آتا ہے۔

نمبر ۲

اللہ تعالیٰ ظلم سے پاک ہے متعدد آیات قرآنیہ اس کی شاہد ہیں اللہ تعالیٰ کو قسم ظریف کہنا کفر ہے گستاخ رسول کو کافر قرار دینا بھی کفر ہے۔

نمبر ۳

طلاق ثلاثہ پر اجماع امت ہے اور اجماع امت کا منکر گمراہ و بددین ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ

کتبہ فقیر ابوالصالح محمد بخش رضوی

جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

14-2-2005

مہر

الجواب صحیح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

۱۱ ربیع الاول ۱۴۲۶ھ

والا کافر ہے یہ قضیہ مطلقہ ہے کسی زمانہ اور نیت سے متغیر نہیں ہے۔ ان مقدمات مذکورہ میں نظر و فکر کرنے کے بعد نتیجہ یہ اخذ ہو گا کہ گستاخی رسول کفر ہے اور جو گستاخ رسول کی تعظیم کرے اس لحاظ سے کہ وہ گستاخ اور مرتد ہے وہ بھی کافر ہے جو گستاخ رسول کو گستاخ رسول نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔

گستاخان رسول کی حوصلہ افزائی کیسے ایسا فکر کرنا جتنا کفر ہے۔ اور بلا ریب و شک من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر کے زمرے میں آتا ہے۔ ہم قارئین کی خدمت میں پیر کرم شاہ کی اور عبارت پیش کرتے ہیں امید ہے کہ یہ نظر انصاف سے فیصلہ فرمائیں گے:

”کسی گستاخ رسول کو کافر کہنے کا وہ رگنہ دیا ہے۔“

(صفحہ: 694، بحال کرم، حدیث سوم، مطبعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

العیاذ باللہ ہلاکت اور تباہی ہے ایسے مقالہ کے قائل کی جس کے نظر و فکر نے ایسے قضیہ کی اجازت دی اور گستاخان رسول کی مدد کر کے ایمان ضائع کر لیا۔ اہل سنت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عہد نبوی سے لے کر قیامت تک اسی شخص نے بھی رسول اللہ ﷺ کی معمولی بھی تنقیص اور توہین کی یا گستاخان رسول کی مدد کی یا سنت نبوی ﷺ کے کفر ہونے کا انکار کیا ان سب صورتوں میں فتویٰ تکفیر اس پر نافذ ہو جائے گا۔ جب کہ ہم ”المقدمۃ الرابعہ“ میں اس مسئلہ کی توضیح کر چکے ہیں تاہم ”المقدمۃ الرابعہ“ کا مفاد یہ نہیں تو رفع الاشتہاء ہو جائے گا۔

القول فی فیصل: پیر کرم شاہ اگر عبارت مذکورہ سے بغیر رجوع اور توبہ کے دنیا سے چلا گیا ہے تو پھر بلا ریب و شک اس پر فتویٰ تکفیر نافذ ہو جائے گا مگر قرآن و احکاماتِ دال ہیں کہ وہ غیر توبہ اور رجوع کے گیا ہے۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام الی المرجع والمآب

مولوی قاسم دیوبندی کی مندرجہ بالا عبارت کے بارے میں میرے حضور امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کا موقف یہ ہے کہ اس عبارت سے شخص کافر ہو جائے گا کیونکہ اس عبارت میں خاتم النبیین کا انکار ہے جو کہ صریح کفر ہے اور پھر کرم شاہ کا موقف ہے کہ ایسی عبارت کے قائل کے کفر میں احتیاط برتی جائے یعنی کافر نہ کہا جائے۔

اقول پروفیسر کی ذاتی منطق پر جتنا افسوس کیا جائے اتنا ہی کم ہے وہ اس طرح کہ مولوی قاسم دیوبندی کی مندرجہ بالا عبارت کے متعلق کفر کہنے والا بھی صحیح ہو اور اس عبارت کفر میں احتیاط برتنے والا بھی صحیح ہو تو اس سے اجتماع القیضین لازم آئے گا جو کہ باطل ہے اور وہ اس طرح کہ جب اس عبارت کے قائل کو کافر کہتے ہیں اور نہ کہتے ہیں دونوں صحیح ہیں جب کافر اور کافر کی قیض میں کافر کی قیض کا ذکر ہو کر رہتی ہے۔

الحاصل پروفیسر کا یہ کہنا کہ اس نہج کا اختلاف کوئی نئی بات نہیں ہے واضح طور پر جہالت ہوگی کیونکہ اس نہج میں کج ہے اور اس طرح کہ یہ کیونکر ممکن ہے کہ ایک ہی شخص کافر بھی ہو اور لا کافر بھی اگر ایک شخص کافر ہے تو اس کا کافر نہ ہونا باطل ہوگا لہذا پروفیسر کا یہ کہنا کہ دونوں حضرات اپنی اپنی جگہ درست ہیں یہ قضیہ باطل ہے اور جس نظر و فکر پر یہ نتیجہ ہے وہ افکار و انظار شیطانیہ ہیں اللہ تعالیٰ عقل سلیم عطا فرمائے۔ واللہ الحمد

خویدم العلوم مفتی غلام محمد شرقی پوری بند یالوی
مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ ناظر کالونی
نئی آبادی، فیض پور خورد، شرقی پور روڈ۔

فتویٰ مرکزی دارالافتاء جامعہ ارشد العلوم

ادجہا سنج، ضلع بستی، یو۔ پی، بھارت

از جانشین فقیر ملت حضرت علامہ مفتی ابرار احمد امجدی برکاتی مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحواب

(۱) سوال میں درج عبارت سے ظاہر یہ ہے، کہ جس پر کے اقوال سوال میں نقل کئے گئے

ہیں وہ ایسے یوں کے کفری عقائد جانتا ہے، اگر یہی امر واقع ہے تو یہ مذکور بھی نہیں میں سے

ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ”تَنْكُمُوهُ مِنْهُ“ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) رب تبارک و تعالیٰ ظلم و ستم سے پاک و منزہ ہے، اس سے ظلم ممکن ہی نہیں۔ اس لئے اللہ

تعالیٰ کو ستم ظریف کہنا کفر ہے کہ اسمیں قرآن مجید کی متعدد آیتوں کا انکار ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے ”وَمَا اَنَا بِظَلَامٍ لِّلْعَبِيدِ“ میں بندوں کے حق میں ستم گر نہیں۔

اور فرماتا ہے: لَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا ”تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ ایک دوسرے مقام پر

فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ۔ بیشک اللہ تعالیٰ ایک ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا۔ شرح فقہ اکبر

میں ہے: لَا يَوْصِفُ اللّٰهُ تَعَالٰی بِالْقُدْرَةِ عَلَى الظُّلْمِ لَانِ الْمَحَال لَا يَدْخُلُ تَحْتَ

الْقُدْرَةِ ۱۰۔ تفسیر بیضاوی میں ہے: الظُّلْمُ بِمُسْتَحِيلٍ مَّذْمُورٌ عَنْ تَعَالٰی ۱۱۔ اور تفسیر کبیر

میں ہے۔ الَّذِي يَدُلُّ عَلَى اَنَّ الظُّلْمَ مَحَالٌ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی اَنَّ الظُّلْمَ عِبَارَةٌ عَنْ التَّصَرُّفِ

فِي مَلِكٍ الْغَيْرِ وَالْحَقُّ سُبْحَانَهُ لَا يَتَصَرَّفُ اِلَّا فِي مَلِكٍ نَفْسُهُ فَيَمْتَنِعُ كَوْنُهُ ظَالِمًا

وَاَيْضًا الظُّلْمُ لَا يَكُونُ اِلَّا هَا وَشَيْءٌ لَا يَصِحُّ اِلَّا اِذَا كَانَتْ لُوَازِمُهُ صَحِيحَةً فَلَوْ صَحَّ

مِنْهُ الظُّلْمُ لَكَانَ زَوَالُ الْهِيَةِ صَحِيحًا وَذَلِكَ مَحَالٌ ۱۲ مَخْصَصًا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

ہے، اس پر صحابہ کرام علیہم الرحمۃ والرضوان کا اجماع بھی ہے اور سوا دا عظیم المل سنت و جماعت کا یہی مذہب ہے۔ فتح القدیر میں ہے ”فاجمعاءہم ظاہر“ (ج: ۳، ص: ۳۳۳) لہذا جو اس سے انحراف کرے وہ ضرور گمراہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ محمد ابرار احمد امجدی برکاتی،
خادم الاقناء مرکز تربیت افتاء اوچھا گنج

۲۔ محرم الحرام ۱۴۲۷ھ

فتویٰ ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری

بانی و شیخ الحدیث جامع رضویہ ٹرسٹ و السابق صوبائی وزیر اوقاف زکوٰۃ و عشر

پنجاب ماڈل ٹاؤن لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لحمده و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فیقول الفقیر الحقیر الدکتور
المفتی غلام سرور القادری ان الشیخ بیر محمد کرم الشاہ الازہری ما
کتب فی تفسیرہ ضیاء القرآن المجلد اول ص ۱۱ و ملفوظہ کما فی جمال
الکرم المجلد الثالث ص ۶۹۴ وما اظهر بعد خیالاتہ لکتاب تحذیر الناس
هذا ضرر عظیم له ولجميع الاسلام و نحن نتأسف علیه تأسفا کبیرا و نحن
على ما فی الحسام الحرمین الشریفین و الصوارم الہندیہ فمن لم یفق بہما
اتفاقا کلیا فهو مصداق فتویٰ الکتاب الشریف حسام الحرمین الشریفین و
الصوارم الہندیہ بلا ریب و انا اقول هذا بلا خوف لومتہ لائم و انا هذا الحق

قائم و دائم فقط الدکتور المفتی غلام سرور القادری

16-1-2005

حمد و صلوٰۃ کے بعد بندہ محتاج، ڈاکٹر غلام سرور قادری کہتا ہے کہ پیر محمد کرم شاہ الازہری کی تفسیر ضیاء القرآن جلد اول ص ۱۱ میں جو لکھا گیا ہے اور جو ان کے ملفوظات میں لکھا گیا ہے جیسا کہ جمال کرم جلد ۳، صفحہ ۶۹۴ میں اور جن بعض خیالات کا انہوں نے اظہار کیا ہے کتاب تحذیر الناس کیلئے یہ ان کے لئے اور تمام اہل اسلام کے لئے نقصان دہ ہے۔ ہم اس پر بہت رنجیدہ ہیں اور ہم اسی موقف پر ہیں جو حسام الحرمین شریفین میں اور الصوارم الہندیہ میں مذکور ہے۔ پس جس نے کلیتہاً ان دونوں پر اتفاق نہیں کیا تو بلاشبہ وہ کتاب حسام الحرمین شریفین اور الصوارم الہندیہ میں مندرج فتوے کا مصداق ہے۔ میں یہ سب بغیر کسی خوف اور ملامت کے کہتا ہوں اور میں اس حق پر قائم و دائم ہوں۔

دستخط و مہر

مفتی غلام سرور قادری

۱۶۔ جنوری ۲۰۰۵ء

فتویٰ از علامہ مفتی فضل احمد چشتی، لاہوری

بِسْمِ تَعَالٰی وَبِالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلٰی وَسِیْدِنَا الْمُصْطَفٰی

الْحَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ هُوَ الْمَوْفِقُ لِلْمَصَوَابِ

(۱) قاسم نانوتوی علیہ ما علیہ نے خاتم النبیین کی جو تفسیر و تاویل کی ہے اور جن الفاظ کے ساتھ کی ہے وہ صریح کفر ہے کما صرح بہ علماء الحرمین الشریفین و سیدی الامام البریلوی علیہم الرحمۃ والرضوان بندہ ناچیز اپنے مشائخ کرام کے فتاویٰ شریف کے ساتھ پورا اتفاق کرتا ہے۔ لہذا جو شخص بھی نانوتوی علیہ ما علیہ کی تفسیر و تاویل کو کفریہ نہ کہے وہ بھی بلاشبہ اس کے ساتھ کا ہے۔ اور مشائخ کے فتویٰ کی زد میں ضرور ہے۔ تو کرم شاہ کا نانوتوی

مشرّب ہونا بلا ریب ہے۔

(2) اب طلاق ثلاثہ کے وقوع کے خلاف فتویٰ دینے والا تعزیر کے قائل ہے اور گمراہ ہے اور

فتویٰ امام خیر الدین ربی حنفی علیہ الرحمۃ میں ہے مانصہ

(وسئل مرة اخرى) في رجل طلق زوجته ثلاث محتمعا في كلمة واحدة فافتاه

حنبلي المذهب بعدم الوقوع فاستمر معاشرًا لزوجته بسبب الفتوى المذكورة

مدة سنين فهل يعمل بافتاء الحنبلي المذكور ام لا ولو اتصل به حكم منه كيف

الحال؟

(اجاب) لا عبرة بالفتوى المذكورة ولا ينفذ قضاء القاضي بذلك ولو نفذ الف

قضي ويفترض على حكام المسلمين ان يفرقوا بينهما قال بعض العلماء وحكي

عن الحجاج بن ارطاة وطائفة من الشيعة والظاهرية الذ لا يقع منها الا واحدة

واختاره من المتأخرين من لا يعا به فافتي به واقتدى به من اضله الله تعالى اه والله

اعلم۔

(3) یہ کلام بے نظام کہ کسی گستاخ رسول ﷺ کو (معاذ اللہ) کافر کہنے کا دور گذر گیا ہے صریح

کفر ہے بلکہ بدترین کفر ہے لا یتفوه به الامن لادین ولا ایمان له واللہ تعالیٰ اعلم

بالصواب۔

حررہ

فضل احمد چشتی لاہوری پنڈی شاپ لاہور

(۳ جمادی الثانیہ ۱۴۲۵ھ بروز جمعرات)

فتویٰ از جانشین خلیل العلماء حضرت علامہ مفتی احمد میاں برکاتی مدظلہ

شیخ الحدیث جامعہ احسن البرکات، حیدرآباد

۷۸۶

الجواب سائل نے جو حقائق پیش کئے ہیں، وہ اظہر من الشمس ہیں، اور بقول سائل زندگی میں بھی موصوف نے ان سے رجوع نہ فرمایا۔ فقیر قادری رضوی کو بھی یہی صدمہ ہے اور رہیگا۔ اور امام اہلسنت علیہ الرحمۃ کے فتاویٰ نہایت معتبر اور محقق ہیں ان کی تحریر کے سامنے فقیر کسی تیسری دوسری تحریر کو اہمیت نہیں دیتا جو احکام ان کی تحریروں سے مستنبط ہیں وہی حق ہیں خواہ کوئی بھی اس کی زد میں آئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

دستخط و مہر

ابو حماد مفتی احمد میاں برکاتی

مہتمم و شیخ الحدیث دارالعلوم احسن البرکات، حیدرآباد

۲۸۔ رجب المرجب ۱۴۲۵ھ، ۱۲ ستمبر، ۲۰۰۴ء